اداریہ

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ بعض اوقات ایسے عقائد سامنے آئے ہیں جن کے سبب کچھ ایسے صاحبان عقیدہ، دین کے دائرہ سے خارج ہو جاتے ہیں جو مثال کے طور پر یہ کہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر حضور اکرمؐ کو پیغمبر اسلام کے طور پر نہیں مانتے تو بہر حال وہ اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں اسی طرح اگر کوئی شخص اعتقادات اسلام میں سے کسی ایک کا انکار کرے اور اس کا انکار اصل اسلام سے انکار کا سبب قرار پائے تاہم وہ شخص یہ بات جانتا بھی ہو تو ایسی صورت میں وہ انسان نہ صرف دین سے خارج ہو جائے گا بلکہ اسے ہم قابل مذمت بھی قرار دیں گے یا فرض کریں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں مانتا ہوں نماز کا ذکر قرآن میں ہے اور یہ اسلام کے مسلّمات میں سے ہے مگر میں اسے نہیں مانتا گو کہ پیغمبر اکرمؐ نے بھی یہ حکم فرمایا ہے مگر میری نظر میں یہ قابل قبول نہیں ہے ایسا انسان فقہا کی رو سے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا چنانچہ اس سلسلے کی تفصیل فقہی کتابوں میں درج ہے۔

البتہ تکفیری کارنامے کہ جو غیر اسلامی رجحانات کے حامل ہیں پورے طور پر دینی ضابطوں کے برخلاف اور ارتداد فقہی سے بھی ماوراء ہیں۔ اسلام میں ارتداد سے متعلق احکام میں ملتا ہے کہ یہ اسی وقت ثابت ہوتا ہے جب کسی اصل دین کے انکار یا شبیہ انکار کا مسئلہ ہو در حالیکہ تکفیری رجحانات جو بعض ممالک میں دانستہ یا نادانستہ طور پر سرگرم عمل ہیں بنیادی طور پر اسلام کی شبیہ کو مخدوش کرنے پر آمادہ ہیں۔

تکفیری لوگ بجائے اس کے کہ افہام و تفہیم اور علمی مذاکرات کو بنیاد قرار دیں انہوں نے افراد کو اسلام سے خارج کرنے پر بنا رکھی ہوئی ہے یا دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ انکا بنیادی نصب العین ہی افراد کو دین سے خارج قرار دینا اور پھر اسلحہ کی منطق سے انہیں اور دنیا کو سمجھانے کی کوشش کرنا انکا اصل لائحہ عمل ہے۔ در حالیکہ اسلام ہتھیار اٹھانے، زور زبردستی کرنے، خون خرابے اور دہشت گردی کا دین کبھی نہیں تھا بلکہ اس کی منطق، منطق گفتگو و مذاکرہ ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے :

"فبشّر عبادی الّذین یستمعون القول فیتّبعون احسنہ:" یہی نہیں بلکہ اسلام نے مناظرہ کے مرحلہ میں کبھی یہ طے کرکے گفتگو نہیں کی کہ جو سامنے ہے وہ باطل ہی ہے حق صرف ہماری طرف ہے بلکہ اس کا شعار یہ رہا ہے: " انّآ أو ایّاکم لعلیٰ ھُدًی أو فی ضلالٍ مّبینٍ"(سورہ سبا، آیت ۲۴)

چنانچہ تکفیریت کا سب سے بنیادی نقصان اس زمانہ میں، اسلام کی توہین ہے۔ مذکورہ رجحان سے نہ صرف دنیا والوں کے سامنے اسلام کی شبیہ کریہہ نظر آئے گی بلکہ یہ معاشروں اور دین کے رشتوں کے ٹوٹنے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ یہ وہی فکری رجحان ہے جس کے نتیجہ میں لوگوں نے صدر اسلام میں حضرت علیؑ کے خلاف تحریک چلانا شروع کردی تھی جس میں آپؑ پر گمراہ ہونے کی تہمت بھی لگائی گئی یہی نہیں بلکہ انہیں خوارج میں سے ایک شخص ابن ملجم کے ہاتھوں آپؑ کی شہادت بھی واقع ہوئی۔

ہم مجلّہ "راہ اسلام" کے اس شمارے میں تمام تکفیری سرگرمیوں کے جائزوں کے بعد اسے یکسر طور سے مسترد (Condemn) کرتے ہیں جیسا کہ اس شمارے میں جملہ مؤلّفین کی کوشش ہے۔ قرآن کریم، سنت رسولؐ اور سیرت پیغمبرؐ وائمہ معصومینؑ کی روشنی میں تکفیریت کی کج فکری کو جو کہ روح اسلام اور تعلیمات نبویؐ سے قطعاً سازگار نہیں ہے اور اسلامی تہذیب وثقافت سے عاری ہے تاہم نہ صرف یہ کہ تاریخ اسلام میں اس کا کوئی معتبر مقام نہیں ہے بلکہ اسلامی تہذیب اس سے خود کو جدا اور اس سے مقابلہ کے لئے خود کو آمادہ کئے ہوئے ہے ان سب کو لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے۔

یہ موضوع اس سے قطع نظر کہ عہد حاضر کی بنیادی ضرورت ہے دیگر جہات سے بھی متعدد فوائد کا حامل ہے جیسے تکفیریت کی کمزور ہوتی وہ جڑیں جو بعض گروہوں کے ذریعے طشت از بام ہوچکی ہیں اور ممکن ہے مستقبل میں بعض جگہوں پر کسی نہ کسی رخ سے سر اٹھائیں۔

والسّلام علی من اتبع الہدیٰ

علی فولادی

رایزن فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران، نئی دہلی